بیمار شخص کی طرف سے رمضان کے روزے رکھنا کیسا؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-12095

تاریخ اجراء: 07 رمضان المبارک 1443ھ / 09 اپریل 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا کسی بیمار شخص کی طرف سے کوئی اور شخص رمضان کے فرض روزے رکھ سکتا ہے؟ شریعت اس بارے میں ہماری کیا رہنمائی کرتی ہے؟؟ سائل: نزاکت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اولاً تو یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ ایسا بیمار شخص کہ جسے روزے رکھنے سے ہلاک ہو جانے یا پھر شدید بیمار ہو جانے کا غالب گمان ہو، تو ایسے بیمار شخص کو فی الحال رمضان کے روزے چھوڑنے کی اجازت ہے، البتہ صحت یاب ہونے کے بعد اسے ان سب روزوں کی قضا کرنا ہو گی۔ ہاں! اگر اسے بیماری وغیرہ کسی شرعی عذر کے سبب ان روزوں کی قضا کا موقع ہی نہ ملے، یہاں تک کہ وہ شیخِ فانی کے حکم کو پہنچ جائے تو اب اسے ان روزوں کے بدلے میں فدیہ دینے کی اجازت ہو گی، جس کی تفصیل کتبِ فقہ میں مذکور ہے۔

البتہ جہاں تک پوچھے گئے سوال کا جواب ہے تو یہ یاد رہے کہ روزہ خالص بدنی عبادت ہے اور خالص بدنی عبادت (خواہ وہ نماز ہو یا روزہ یہ) کسی دوسرے کے کرنے سے ادا نہیں ہوتی، لہٰذا **پوچھی گئی صورت میں اس بیمار شخص کی طرف سے کوئی اور شخص رمضان کے فرض روزے نہیں رکھ سکتا شریعت میں اس کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں،** اس دوسرے شخص کا یہ روزے رکھنا باطل و لغو ہے جس کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں۔

چنانچہ مشکوۃ المصابیح میں ہے: "ان ابن عمر كان يسال هل يصوم احد عن احد او يصلي احد عن احد فقال لا يصوم احد عن احد و لا يصلي احد عن احد" یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا ایک شخص دوسرے کے بدلے میں روزہ رکھ سکتا ہے یا نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کوئی دوسرے کی طرف سے روزہ نہ رکھے اور نہ ہی نماز پڑھے۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم، باب القضاء، ج 01، ص 180، مطبوعہ لاہور)

اس حدیث پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”**حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زندگی میں یا بعد موت کوئی شخص کسی کی طرف سے محض بدنی عبادتیں روزہ نماز وغیرہ نہیں ادا کر سکتا۔**“ (مرآۃ المناجیح، کتاب الصیام، ج 03، ص 177، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

روزے میں نیابت کے حوالے سے المبسوط للسرخسی میں ہے: ”**الصوم عبادة لا تجري النيابة في ادائها** في حالة الحياة فكذلك بعد الموت كالصلاة وهذا لان **المعنى في العبادة كونه شاقا على بدنه ولا يحصل ذلك بأداء نائبه**“ ترجمہ: ”روزہ ایسی عبادت ہے جس کی نیابت زندگی میں اور موت کے بعد بھی جاری نہیں ہو سکتی، جیسا کہ نماز اور یہ اس لئے ہے کہ عبادت کا معنی بدن پر مشقت ہونا ہے اور نائب کے ادا کرنے سے یہ معنی حاصل نہیں ہوتا۔“ (المبسوط للسرخسی، کتاب الصوم، ج 03، ص 161، دار الفکر، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اس حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں: ”**اپنے بدلے دوسرے کو روزہ رکھوانا محض باطل و بے معنی ہے، بدنی عبادت ایک کے کئے دوسرے پر سے نہیں اُتر سکتی**، نہ مرد کے بدلے مرد کے رکھے سے نہ عورت کے، **واللہ تعالیٰ اعلم۔**“ (فتاوی رضویہ، ج 10، ص 520، رضا فاؤنڈیشن، مطبوعہ لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net